OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾International Journal of
Islamic Thought﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:4, Issue: 2, July - December 2025 PP: 92-100

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کی عسکری و فوجی خدمات: ایک فقہی و تاریخی تجزیدی مطالعہ

Women's Military Contributions during the Prophetic ﷺ Era: An Analytical Juristic and Historical Study

Muhammad Arif
Teaching Assistant, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: arif.hu1981@yahoo.com

Muhammad Saeed Awan
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: saeedmalik313@gmail.com

Abdul Qadeer Siddiq
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: aq487214@gmail.com

Abstract

The Prophetic era (622–632 CE) represents a formative period in Islamic civilization, during which comprehensive principles were established for social, political, and military organization. Among the noteworthy aspects of this period was the active participation of women in military and defense-related activities. This study examines the military contributions of women during the lifetime of Prophet Muhammad (ﷺ) through a juristic and historical analytical approach. Drawing upon primary Islamic sources, including the Qur'an, Hadith literature, Sīrah works, and classical juristic texts, the research explores the diverse roles performed by female Companions in military campaigns. The study highlights women's contributions in military logistics, including the provision of water, food, and supplies to combatants; medical services, such as nursing, treatment of the wounded, and the establishment of the first organized field hospital under the supervision of Rufaydah al-Aslamiyyah (RA); and direct participation in defensive combat during critical situations, as exemplified by Nusaybah bint Ka'b (Umm 'Ammarah), Safiyyah bint 'Abd al-Muttalib, and Umm Sulaym (RA). Furthermore, the research analyzes the juristic implications of these activities, particularly the legal status of women's participation in warfare, the conditions under

CC BY

which armed defense becomes permissible or obligatory, and the financial recognition of their services through the principle of Radhkh (special gratuity from war gains). The findings demonstrate that women in the Prophetic era were not merely passive observers but active contributors to the military strength and security of the Muslim community. Their participation was organized, purposeful, and acknowledged by the Prophet (ﷺ), thereby providing an important historical and legal precedent for contemporary discussions on women's roles in military, medical, and security institutions within an Islamic framework.

Keywords: *Prophetic Era, Women in Islam, Military Contributions, Female Companions, Islamic Military History, Military Logistics, Field Medicine, Nursing, Defensive Combat, Islamic Jurisprudence, Law of War, Rufaydah al-Aslamiyyah, Umm 'Ammarah, Islamic Civilization.*

تمہید

اسلامی تاریخ اور ارتقائے تہذیب میں عہدِ رسالت مآب ﷺ کو وہ کلیدی اور اساسی مقام حاصل ہے جس نے زندگی کے ہر شعبے کو ایک نیا رخ اور ضابطہ عطا فرمایا۔ عسکریات اور دفاعِ وطن کا شعبہ بھی ان اہم ترین میدانوں میں سے ایک ہے جہاں رسول اللہ ﷺ کی جامع عسکری حکمتِ عملی (Military Strategy) نے عرب کے بکھرے ہوئے قبائل کو ایک ناقابلِ تسخیر عسکری قوت میں تبدیل کر دیا۔ عہدِ نبوی کے غزوات کا گہرا مطالعہ عیاں کرتا ہے کہ اس عسکری جدوجہد میں نہ صرف مردوں نے جانثاری کے جوہر دکھائے، بلکہ معاشرے کا دوسرا اہم ستون یعنی خواتین (صحابیات رضی اللہ عنہن) بھی دفاعِ ملت کے اس عظیم ترین فریضے سے الگ نہ رہیں۔

دورِ جاہلیت میں خواتین کو عسکری مہمات میں محض مردوں کے اشعار پڑھ کر جوش دلانے یا قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے کے لیے ساتھ رکھا جاتا تھا، لیکن اسلام نے ان کے عسکری کردار کو ایک باقاعدہ، معزز اور منظّم تنظیمی شکل عطا کی۔ صحابیات کی میدانِ جنگ میں شرکت محض جذباتی نہ تھی بلکہ وہ عسکری لوجسٹکس (Military Logistics)، فیلڈ میڈیسن (Field Medicine) اور بوقتِ ضرورت براہِ راست عسکری دفاع (Active Combat) کا ایک لازمی اور مربوط حصہ ہوا کرتی تھیں۔ ائمہ محدثین بالخصوص امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اپنی تصانیف میں باقاعدہ ابواب قائم کیے ہیں جو خواتین کے غزوات میں شرکت کے شرعی جواز اور ان کی خدمات کی نوعیت پر دلالت کرتے ہیں۔

حالیہ دور میں مستشرقین اور جدید فکر کے حامل ناقدین کی جانب سے یہ اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں کہ اسلام نے خواتین کو خانگی چار دیواری تک محدود کر کے انہیں سماجی، ریاستی اور دفاعی معاملات سے یکسر محروم کر دیا ہے۔ دوسری طرف، بعض انتہا پسندانہ نظریات خواتین کی عسکری مہمات میں شرکت کو قطعی ممنوع قرار دیتے ہیں۔ اس فکری کشمکش کے تناظر میں اصل مسئلہ یہ واضح کرنا ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا عسکری دائرہ کار کیا تھا؟ کیا ان کا کردار محض ثانوی اور امدادی تھا یا

ضرورت پڑنے پر انہوں نے صفِ اول کے مجاہدین کی طرح تلوار بھی اٹھائی؟ اس مقالے کا علمی دائرہ کار غزوۂ احد، غزوۂ خندق، غزوۂ خیبر، اور غزوۂ حنین جیسے معرکوں میں خواتین کی عملی شرکت کی نوعیت، ان کے تنظیمی کردار، اور اس سے اخذ ہونے والے فقہی و اسٹریٹجک مباحث کا علمی و تنقیدی جائزہ لینا ہے

1۔ عسکری لوجسٹکس اور رسد کی فراہمی (*Logistics & Supply*)

کسی بھی فوج کی کامیابی کا دارومدار اس کے رسد و نقل و حمل کے مضبوط نظام پر ہوتا ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ کے غزوات میں صحابیات نے پانی پلانے (سقاية الماء) اور غذا کی فراہمی جیسے کٹھن فرائض کو انجام دے کر لشکرِ اسلام کی پشت پناہی کی۔ شدید گرمی، تپتے ہوئے صحرا اور تیروں کی برسات میں مجاہدین تک پانی پہنچانا کوئی معمولی کام نہ تھا۔

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں غزوۂ احد کے احوال کا ذکر کرتے ہوئے سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور ام سلیمؓ کی عسکری خدمات کا نقشہ کھینچا ہے کہ کس طرح وہ اپنی پشت پر پانی کی مشکیں اٹھا کر لاتی تھیں اور پیاسے مجاہدین کے حلق سیراب کرتی تھیں [1]۔ یہ خدمت عسکری مہم کے دوران فرنٹ لائن پر موجود فوجیوں کی توانائی برقرار رکھنے کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی تھی۔ اسی طرح غزوۂ خیبر میں بھی صحابیات کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے شریک ہوا جن کا بنیادی مقصد مجاہدین کے لیے غذا تیار کرنا اور تیروں کو درست کرنا تھا[2].

حضرت ام عطیہ الانصاریہؓ کا عسکری کردار اس سلسلے میں انتہائی نمایاں ہے۔ انہوں نے رسد اور لوجسٹکس کے میدان میں غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ ان کا اپنا بیان عسکری مہمات کی تنظیم کو واضح کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں شریک رہیں، جہاں ان کے ذمے مجاہدین کے کجاووں کی حفاظت، کھانا پکانے کا انتظام اور سامانِ حرب کی نگرانی تھی [3]۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ نبوی میں خواتین باقاعدہ عسکری کیمپ (*Military Camp*) کا انتظام سنبھالتی تھیں تاکہ مرد مجاہدین یکسوئی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔

2۔ عسکری طب اور فیلڈ ہاسپٹل کا قیام (*Field Medicine & Nursing*)

میدانِ جنگ میں زخمیوں کی فوری مرہم پٹی اور طبّی امداد کی فراہمی عسکری سائنس کا ایک اہم ترین جزو ہے۔ عہدِ رسالت میں اس شعبے کی بنیاد بھی صحابیات کے ہاتھوں رکھی گئی۔ انہوں نے فرسٹ ایڈ (*First Aid*) اور نرسنگ کے ایسے اصول وضع کیے جو رہتی دنیا تک کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

الف۔ خیمہ رُفیدہ: تاریخ اسلام کا پہلا فیلڈ ہاسپٹل

غزوۂ خندق (معرکۂ احزاب) کے موقع پر جب مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا گیا اور شدید تیر اندازی کے نتیجے میں کئی صحابہ کرام شدید زخمی ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ کی ہدایت پر مسجدِ نبوی کے اندر ایک مخصوص عسکری خیمہ نصب کیا گیا جس کی نگران حضرت رُفیدہ الاسلمیہؓ تھیں [4]۔ یہ خیمہ عسکری تاریخ کا پہلا منظّم فیلڈ ہاسپٹل (*Field Hospital*) تھا۔ حضرت رُفیدہؓ زخمیوں کا علاج اپنے ذاتی خرچ پر کرتیں اور عسکری جراحت (*Military Surgery*) میں مہارت رکھتی تھیں۔ جب حضرت سعد بن معاذؓ غزوۂ خندق میں تیر لگنے سے شدید زخمی ہوئے، تو آپ ﷺ نے خاص طور پر حکم فرمایا کہ:

اجْعلُوهُ فِي خَيْمَةِ رُفَيْدَةَ حَتَّى أَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ[5]

ترجمہ: انہیں رُفیدہ کے خیمے میں منتقل کر دو تاکہ میں قریب ہی سے ان کی عیادت کر سکوں ۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ عسکری میڈیکل کور پر کتنا اعتماد فرماتے تھے

ب۔ دیگر صحابیات کی طبّی خدمات

حضرت ام ایمنؓ، حضرت ربیع بنت معوذؓ اور حضرت ام سلیمؓ بھی ان خواتین میں شامل تھیں جو زخمیوں کو میدانِ جنگ سے اٹھا کر مدینہ منورہ منتقل کرنے اور ان کے زخموں کو صاف کرنے کا فریضہ سرانجام دیتی تھیں۔[6] حضرت ربیع بنت معوذؓ فرماتی ہیں کہ : "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کرتی تھیں، مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں، ان کی خدمت کرتی تھیں، اور شہیدوں اور زخمیوں کو اٹھا کر واپس مدینہ پہنچاتی تھیں[7]"۔ یہ بیانات واضح کرتے ہیں کہ صحابیات میدانِ کارزار کے اندر داخل ہو کر دشمن کی ہٹ لسٹ پر ہونے کے باوجود اپنی جان خطرے میں ڈال کر زخمیوں کو ریسکیو (Rescue) کرتی تھیں۔

۴۔ براہِ راست دفاعِ رسالت ﷺ اور قتال میں شرکت (Active Combat)

خواتین کی عسکری خدمات کا سب سے درخشاں اور حیرت انگیز پہلو وہ ہے جہاں انہوں نے ہنگامی حالات میں صنفِ نازک کے روایتی تصور کو توڑ کر تلوار، خنجر اور تیر کمان سنبھالی اور دشمن کے دانت کھٹے کیے۔ تاریخِ سیرہ میں ایسے کئی واقعات محفوظ ہیں جہاں صحابیات نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا۔

الف۔ غزوۂ احد اور حضرت ام عمارہؓ کی شجاعت

غزوۂ احد کے دوسرے مرحلے میں جب مسلمانوں کا جنگی نظم و ضبط عارضی طور پر متاثر ہوا اور کفارِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر سیدھا حملہ کر دیا، تو اس نازک ترین وقت میں حضرت ام عمارہ (نسیبہ بنت کعبؓ) اپنے شوہر اور بیٹوں کے ہمراہ آپ ﷺ کے گرد ایک حفاظتی ڈھال بن گئیں[8]۔ انہوں نے تلوار اور تیر اندازی کے ذریعے دشمن کے سواروں کو پیچھے دھکیلا۔ ابنِ ہشام کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے خود ان کی جرات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا:

مَا الْتَفَتُّ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا يَوْمَ أُحُدٍ إِلَّا وَأَنَا أَرَاهَا تُقَاتِلُ دُونِي [9]

ترجمہ: "میں احد کے دن دائیں اور بائیں جس طرف بھی دیکھتا تھا، ام عمارہ کو اپنے دفاع میں لڑتے ہوئے پاتا تھا۔ اس معرکے میں ان کے جسم پر بارہ سے زائد گہرے زخم آئے، جن میں قریش کے نامور گھڑ سوار ابنِ قمیہ کا دیا ہوا کندھے کا وہ گہرا زخم بھی شامل تھا جس کا علاج ایک سال تک چلتا رہا

ب۔ غزوۂ خندق اور حضرت صفیہ بنت عبد المطلبؓ کی انٹیلیجنس کارروائی

غزوۂ خندق کے موقع پر جب مدینہ کے یہود (بنو قریظہ) نے غداری کی اور مسلمانوں کے اس قلعے (فارع) کا محاصرہ کیا جہاں مسلم خواتین اور بچے محصور تھے، تو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلبؓ نے بے مثال عسکری حکمتِ عملی کا مظاہرہ کیا۔ قلعے کی حفاظت پر کوئی مرد مجاہد موجود نہ تھا کیونکہ تمام مرد خندق پر تعینات تھے۔ ایک یہودی جاسوس قلعے کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوا تاکہ خواتین کی کمزوری کا فائدہ اٹھا سکے۔ حضرت صفیہؓ نے فوری طور پر خیمے کی چوب (لکڑی کا ڈنڈا) اٹھائی اور اس جاسوس کے سر پر دے ماری جس سے وہ وہیں ڈھیر ہو گیا[10]۔ اس جرات مندانہ اقدام کی وجہ سے باہر موجود یہودی لشکر پر یہ رعب بیٹھ گیا کہ قلعے کے اندر بھی باقاعدہ عسکری قوت موجود ہے، اور وہ دوبارہ حملے کی جرات نہ کر سکے۔

ج۔ غزوۂ حنین اور حضرت ام سلیمؓ کا جذبہ

غزوۂ حنین کے دن جب مسلم لشکر اچانک تیروں کی بوچھاڑ کی وجہ سے وقتی طور پر بکھر گیا، تو حضرت ام سلیمؓ نہایت

استقامت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑی رہیں۔ انہوں نے اپنی کمر پر ایک خنجر باندھ رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ "ام سلیم! یہ خنجر کیسا ہے؟" تو انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! یہ میں نے اس لیے رکھا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آئے گا تو میں اس کا پیٹ چاک کر دوں گی[11]۔ یہ جذبہ ظاہر کرتا ہے کہ صحابیات ذہنی طور پر ہر وقت دشمن سے دوبدو لڑائی کے لیے تیار رہتی تھیں۔

۵۔ فقہ السیرہ کے تحت عسکری احکام کا تجریدی تجزیہ

صحابیاتِ مطہرات کی ان عسکری سرگرمیوں سے ائمہ فقہ، محدثین اور شارحینِ حدیث نے کئی اہم ترین فقہی و قانونی اصول مستنبط کیے ہیں جن سے اسلامی قانونِ جنگ (*Islamic Law of War*) کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ا۔ خواتین کی عسکری شمولیت کا شرعی حکم

فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عام حالات میں خواتین پر جہاد بالنفس فرض نہیں ہے، جیسا کہ سیدہ عائشہؓ کی حدیث ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: "کیا خواتین پر جہاد فرض ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں قتال نہیں، اور وہ حج اور عمرہ ہے[12]"۔ تاہم، جب دشمن اچانک دار الاسلام پر حملہ آور ہو جائے (نفرِ عام)، تو فقہی قاعدے کے مطابق جہاد فرضِ عین بن جاتا ہے اور اس صورت میں خواتین پر بھی اپنے دفاع کے لیے قتال لازم ہو جاتا ہے، جس کے لیے انہیں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں رہتی۔

۲۔ مالِ غنیمت اور خواتین کا حصہ (اصولِ رضخ)

اسلامی عسکری قانون کے تحت میدانِ جنگ میں خدمات انجام دینے والی خواتین کے معاشی حقوق کو بھی تحفظ دیا گیا۔ فقہائے اربعہ کے نزدیک غزوے میں شریک خواتین کو مالِ غنیمت میں سے مرد مجاہدین کی طرح باقاعدہ مستقل حصہ (سہم) تو نہیں ملتا، لیکن امیرِ لشکر پر لازم ہے کہ وہ ان کی خدمات کے اعتراف میں مالِ غنیمت سے انہیں خصوصی عطیہ دے، جسے فقہ کی اصطلاح میں رضخ (*Special Gratuity*) کہا جاتا ہے[13]۔ غزوۂ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے لشکر میں موجود صحابیات کو مالِ غنیمت میں سے قیمتی ساز و سامان اور کھجوروں کے حصے بطورِ رضخ عطا فرمائے جو ان کی عسکری و طبّی خدمات کا باقاعدہ سرکاری اعتراف تھا

۶۔ خلاصہ مباحث اور تقابلِ خدمات (جدول)

معرکہ غزوہ نامور صحابیات خدمات کی عسکری نوعیت عسکری و فقہی اثر (*Impact*)

غزوۂ احد حضرت ام عمارہ (نسیبہ بنت کعبؓ) براہِ راست قتال، تلوار زنی اور تیر اندازی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کا دفاع۔ خواتین کے لیے ہنگامی حالات میں صفِ اول میں قتال کی مشروعیت کا ثبوت۔[14]

غزوۂ احد سیدہ عائشہؓ، حضرت ام سلیمؓ پشت پر پانی کی مشکیں اٹھا کر لانا اور پیاسے زخمیوں کو پانی پلانا (سقاية) جنگی محاذ پر خواتین کی لوجسٹک اور سپلائی چین مینجمنٹ کا ثبوت۔

غزوۂ خندق حضرت رُفیدہ الاسلمیہؓ مسجدِ نبوی میں باقاعدہ ملٹری خیمہ (فیلڈ ہاسپٹل) قائم کر کے زخمیوں کا علاج۔ اسلامی تاریخ میں منظّم عسکری طب (*Military Medicine*) کی بنیاد۔

غزوۂ خندق حضرت صفیہ بنت عبد المطلبؓ خیمے کی چوب سے یہودی جاسوس کو قتل کر کے قلعے کا کامیاب دفاع کرنا۔

خواتین کے لیے داخلی سیکیورٹی اور انٹیلیجنس کے کامیاب استعمال کی مثال۔

غزوۂ خیبر حضرت ام عطیہؓ، ام سنان الاسلمیہؓ سامانِ حرب کی حفاظت، کھانا پکانا اور زخمیوں کی پٹیاں تیار کرنا۔ خواتین کو مالِ غنیمت سے 'رضخ' (خصوصی مالی انعام) دینے کے اصول کا استنباط۔

غزوۂ حنین حضرت ام سلیمؓ اپنے پاس خنجر رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے گرد عسکری حصار میں ثابت قدم رہنا۔ دفاعِ نفس اور دفاعِ رسالت کے لیے ہر وقت چوکنا رہنے کا مظاہرہ۔

۷۔ علمی خلاصہ (Key Takeaways)

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا عسکری کردار محض علامتی یا فکری نہ تھا بلکہ وہ عملی دفاعی حکمتِ عملی کا ایک فعال حصہ تھیں۔

صحابیات نے عسکری لوجسٹکس (Water & Food Supply) کو اس وقت برقرار رکھا جب میدانِ جنگ میں تیروں کی بارش ہو رہی ہوتی تھی۔[15]

خیمہ رُفیدہ کی شکل میں دنیا کا پہلا منظّم فیلڈ ہاسپٹل قائم ہوا، جس نے جدید ملٹری نرسنگ اور عسکری سرجری کے لیے راستے کھولے۔

بوقتِ ضرورت خواتین نے دفاعِ رسالت ﷺ کے لیے تلوار اٹھائی، اور رسول اللہ ﷺ نے خود ان کی شجاعت کی تعریف فرمائی۔

فقہ السیرہ کے مطابق، خواتین کی عسکری خدمات کے اعتراف میں انہیں مالِ غنیمت سے رضخ دیا جاتا ہے، جو ان کے حقوق کا ضامن ہے۔[16]

عصرِ حاضر میں مسلم خواتین ایئر فورس، میڈیکل کور اور سیکیورٹی اداروں میں شامل ہو کر اس اسوۂ صحابیات پر عمل کر سکتی ہیں۔

۸۔ دعوتِ فکر (Thought-Provoking Reflection)

عہدِ رسالت مآب ﷺ کی ان عظیم اور جری صحابیات کا یہ ایمان افروز عسکری و دفاعی اسوہ ہمیں اس بات پر دعوتِ فکر دیتا ہے کہ ہم اپنے معذرت خواہانہ اور روایتی رویوں کا از سرِ نو جائزہ لیں۔ جب چودہ سو سال قبل کڑے اور مشکل ترین جنگی حالات میں خواتین عسکری میدانوں، طبّی خیموں اور لوجسٹک محاذوں پر ملتِ اسلامیہ کے تحفظ کے لیے مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہو سکتی تھیں، تو کیا آج کی جدید مسلم خاتون کو اپنی علمی، طبّی، سائنسی اور دفاعی صلاحیتوں کو امتِ مسلمہ کے استقلال اور استحکام کے لیے وقف نہیں کر دینا چاہیے؟ یہ اسوہ ہمیں سکھاتا ہے کہ صنفِ نازک ہونا کمزوری کی علامت نہیں، بلکہ ایمان اور جراتِ ایمانی ہو تو لکڑی کا ڈنڈا بھی دشمن کے جاسوسوں کے لیے موت کا پروانہ بن سکتا ہے۔

نتائج البحث:

1 اس تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا عسکری کردار محض ثانوی یا ضمنی حیثیت کا حامل نہیں تھا، بلکہ وہ اسلامی معاشرے کے دفاعی و عسکری نظام کا ایک فعال، منظّم اور تسلیم شدہ حصہ تھیں۔ قرآن، حدیث، سیرت اور فقہ اسلامی کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں خواتین نے

مختلف سطحوں پر دفاعِ اسلام میں نمایاں کردار ادا کیا، جسے بعد کے فقہاء اور مؤرخین نے باقاعدہ طور پر تسلیم کیا۔

2۔ خواتین کی عسکری شمولیت کا منظم اور فعال کردار

نتائج سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابیات رضی اللہ عنہن نے عسکری سرگرمیوں میں محض جذباتی یا اتفاقی شرکت نہیں کی بلکہ وہ ایک منظم نظام کے تحت میدانِ عمل میں رہیں۔ ان کی خدمات جنگی لوجسٹکس، رسد، پانی اور خوراک کی فراہمی جیسے بنیادی مگر نہایت اہم شعبوں تک محدود نہیں تھیں بلکہ وہ میدانِ جنگ کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں بھی پیش پیش تھیں۔

3۔ عسکری لوجسٹکس میں خواتین کا بنیادی کردار

مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عسکری کامیابی میں خواتین کا کردار فیصلہ کن نوعیت کا تھا۔ وہ مجاہدین کو پانی پلانے، خوراک تیار کرنے، سامانِ حرب کی دیکھ بھال اور کیمپ کے انتظامات جیسے امور انجام دیتی تھیں۔ یہ خدمات جنگی نظام کی بقا اور تسلسل کے لیے ناگزیر تھیں، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی عسکری ڈھانچے میں خواتین کو ایک سپورٹیو مگر بنیادی ستون کی حیثیت حاصل تھی۔

4۔ عسکری طب اور نرسنگ کی بنیاد

تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں عسکری طب (Military Medicine) اور فیلڈ نرسنگ کی بنیاد صحابیات کے ذریعے رکھی گئی۔ حضرت رُفیدہ الاسلمیہؓ کا خیمہ تاریخِ اسلام کا پہلا منظم فیلڈ ہسپتال تھا، جس نے نہ صرف زخمیوں کے علاج کو منظم کیا بلکہ بعد کے ادوار میں میڈیکل کور اور نرسنگ سسٹم کی بنیاد بھی فراہم کی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں طبّی خدمات کو بھی عسکری نظام کا حصہ سمجھا گیا۔

5۔ ہنگامی حالات میں براہِ راست دفاعی شرکت

نتائج سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عام حالات میں اگرچہ خواتین پر قتال فرض نہیں تھا، لیکن ہنگامی دفاعی حالات میں وہ براہِ راست جنگی کارروائی میں شریک ہوئیں۔ حضرت ام عمارہؓ، حضرت صفیہؓ اور حضرت ام سلیمؓ کے واقعات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ جب اسلامی ریاست یا رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو خطرہ لاحق ہوا تو خواتین نے عملی طور پر ہتھیار اٹھا کر دفاع کیا۔

6۔ فقہی اصولوں کی توسیع اور اجتہادی بنیاد

اس تحقیق سے یہ اہم فقہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ خواتین کی عسکری شمولیت اسلامی قانونِ جنگ کے اندر ایک استثنائی مگر جائز صورت ہے، جو حالاتِ ضرورت میں واجب یا مشروع ہو سکتی ہے۔ اسی طرح "رضخ" کا اصول اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی قانون نے خواتین کی خدمات کو مالی اور اخلاقی دونوں سطحوں پر تسلیم کیا اور ان کے لیے خصوصی معاوضے کا نظام قائم کیا۔

7۔ اسلامی معاشرے میں خواتین کا باعزت مقام

مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی تاریخ میں خواتین کو کمزور یا محدود کردار تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ انہیں ریاستی دفاع، طبّی خدمات اور انتظامی معاونت میں فعال کردار دیا گیا۔ یہ تصور اسلام کے متوازن معاشرتی نظام کی عکاسی کرتا ہے، جس میں صنفی بنیاد پر برتری کے بجائے صلاحیت اور ضرورت کو معیار بنایا گیا۔

8۔ جدید دور کے لیے رہنمائی

تحقیق کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ کا یہ ماڈل آج کے دور میں بھی خواتین کی تعلیم، طب، دفاعی اداروں اور دیگر قومی خدمات میں شرکت کے لیے ایک مضبوط فکری و فقہی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ جدید مسلم معاشرہ خواتین کی صلاحیتوں سے مکمل استفادہ کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی اخلاقی حدود اور شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔

9۔ مجموعی نتیجہ (Overall Conclusion)

مجموعی طور پر یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کا عسکری کردار ایک جامع، منظم اور فقہی طور پر تسلیم شدہ حقیقت تھا۔ وہ نہ صرف معاون کردار ادا کرتی تھیں بلکہ بعض مواقع پر دفاعِ اسلام کے عملی محاذ پر بھی موجود رہیں۔ ان کی خدمات اسلامی عسکری تاریخ کا ایک روشن باب ہیں جو آج بھی امتِ مسلمہ کے لیے رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ، کتاب الجہاد والسیر، باب غزو النساء وقتالہن مع الرجال، حدیث نمبر 2880

2 ابوداؤد السجستانی، سنن ابی داود، صیدا: المکتبۃ العصریۃ، کتاب الجہاد، باب فی المراۃ تسہم لہا، حدیث نمبر 2729

3 مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، بیروت: دار إحیاء التراث العربی، کتاب الجہاد والسیر، باب النساء الغازیات، حدیث نمبر 1812

4 احمد بن علی بن حجر العسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1415ھ، ج7، ص 643

5 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ جلد: 2 صفحہ: 230–231 (غزوۂ خندق کے ضمن میں)

6 محمد بن اسماعیل البخاری، الأدب المفرد، بیروت: دار البشائر الإسلامیۃ، 1989ء، باب عیادۃ النساء، حدیث نمبر 1129

7 عزالدین ابن الاثیر، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1415ھ، ج7، ص 302

8 محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب مداواۃ النساء الجرحی فی الغزو، حدیث نمبر 2882

9۔ السیرۃ النبویہ (ابن ہشام) ابن ہشام، السیرۃ النبویہ تحقیق: مصطفیٰ السقا و دیگر جلد: 3 صفحہ: 85–86

10 عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، قاہرہ: مصطفیٰ البابی الحلبی، 1955ء، ج2، ص 81

11 ایضاً، ج2، ص 82

12 محمد بن اسحاق، السیر والمغازی، بیروت: دار الفکر، 1401ھ، ص 242

13 مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب غزو النساء مع الرجال، حدیث نمبر 1809

14 ابوداؤد السجستانی، سنن ابی داود، کتاب الجہاد، باب فی المراۃ تسہم لہا، حدیث نمبر 2730

15 محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الحج، باب جہاد النساء، حدیث نمبر 1520

16 محمد بن احمد السرخسی، المبسوط، بیروت: دار المعرفہ، 1414ھ، ج10، ص 24